تضادات مرزا قادیانی

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں تضادات

۳۳۔ یعنی محمد ﷺ صرف ایک نبی ہیں ان سے پہلے سب نبی فوت ہو گئے ہیں۔
(ازالہ اوہام ص ۶۰۳/ج ۲، روحانی خزائن ص ۴۲۶)

☆

۳۴۔ بائیبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کی رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دو نبی ہیں۔ ایک یوحنا جسکا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں
(توضیح مرام ص ۳ روحانی خزائن ص ۵۲)

☆

۳۵۔ مثلاً ایک شخص جو قوم کا چوہڑہ یعنی بھنگی ہے.... اور ایک دو دفعہ چوری میں بھی پکڑا گیا ہے اور چند دفعہ زنا میں بھی گرفتار ہو کر اسکی رسوائی ہو چکی ہے..... اور اسکی ماں اور دادیاں اور نانیاں ہمیشہ سے ایسے ہی نجس کاموں میں مشغول رہی ہیں..... اب خدا تعالیٰ کی قدرت پر خیال کر کے ممکن تو ہے کہ وہ اپنے کاموں سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایسا فضل اس پر ہو کہ وہ رسول اور نبی بن جائے.... لیکن باوجود اس امکان کے جب سے یہ دنیا پیدا ہوئی ہے کبھی خدا نے ایسا نہیں کیا
(تریاق القلوب ص ۲۸۰)

☆

حضرت موسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ موجود ہیں
(خلاصہ عربی عبارت نور الحق ص ۶۹/ج ۱)

☆

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور ان کا زندہ آسمان پر مع جسم عنصری جانا اور اب تک زندہ ہونا اور پھر کسی وقت مع جسم عنصری زمین پر آنا یہ سب ان پہ تہمتیں ہیں۔
(ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۲۳۰/ج ۵)

☆

مرزا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہ لکھتا ہے
آپکا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔
(ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ حاشیہ)

☆

۳۶۔ اس درماندہ انسان کی پیش گوئیاں کیا یہی تھیں کہ زلزلے آئیں گے۔ کیا ہمیشہ زلزلے نہیں آتے؟ ان دلوں پر خدا کی لعنت جنہوں نے ایسی پیشگوئیاں کیں جو اس کی خدائی پر دلیل ٹھہرائیں

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۴، حاشیہ، روحانی خزائن ص ۲۸۸)

مرزا قادیانی نے اپنی متعدد کتابوں میں زلزلے آنے کی پیش گوئیاں لکھی ہیں اور ان پیش گوئیوں کو اپنی نبوت کی دلیل ٹھہرایا ہے۔ ان دلوں پر خدا کی لعنت جو زلزلہ کی پیشین گوئیوں کو صداقت مرزا کی دلیل مانتے ہیں کیا زلزلے ہمیشہ نہیں آیا کرتے؟ زلزلہ کی پیش گوئی دیکھیں

(مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۲۲، ۵۲۵، ۵۳۵، ۵۴۸)

☆

۳۷۔ یہ چاروں انجیلیں جو یونانی سے ترجمہ ہو کر اس ملک میں پھیلائی جاتی ہیں ایک ذرہ قابل اعتبار نہیں

(تریاق القلوب ص ۱۴، روحانی خزائن ص ۱۴۲)

متی کی انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی عقل بہت موٹی تھی۔ آپ جاہل عورتوں اور عوام الناس کی طرح مرگی کو بیماری نہیں سمجھتے تھے بلکہ جن کا آسیب خیال کرتے تھے

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵)

نوٹ:۔ مرزا قادیانی نے عملاً انجیل کو معتبر سمجھتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر درجنوں الزامات لگائے ہیں بطور نمونہ حوالہ مذکورہ کافی ہے۔

☆

۳۸۔ میں نے صرف مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور میرا یہ بھی دعویٰ نہیں کہ صرف مثیل ہونا میرے پر ہی ختم ہو گیا ہے بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے اور دس ہزار بھی مثیل مسیح آ جائیں

(ازالہ اوہام ص ۱۹۹)

پس اب قیامت تک کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میں مسیح موعود ہوں کیونکہ اب مسیح موعود کی پیدائش اور اس کے ظہور کا وقت گزر گیا

(تحفہ گولڑویہ ص ۲۵۲)

☆

۳۹۔ علاوہ اس کے قیامت کے دن یہ جواب ان کا کہ اس روز سے کہ میں مع جسم عنصری آسمان پر اٹھایا گیا مجھے معلوم نہیں کہ میرے

خدا تعالیٰ نے اس عیسائی فتنہ کے وقت میں یہ فتنہ حضرت مسیح کو دکھایا یعنی ان کو آسمان پر اس فتنہ کی اطلاع دے دی کہ تیری قوم اور

بعد میری امت کا کیا حال ہوا؟ یہ اس عقیدہ کی رو سے صریح دروغ بے فروغ ٹھہرتا ہے جبکہ یہ تجویز کیا جائے کہ وہ قیامت سے پہلے دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ (حقیقۃ الوحی ص ۳۳)
یعنی حضرت عیسیٰ کو اپنی امت کے حالات کا علم نہیں ہے۔

☆

۴۰۔ پھر مولوی ثناء اللہ صاحب کہتے ہیں کہ آپ کو مسیح موعود کی پیش گوئی کا خیال کیوں دل میں آیا آخر وہ حدیثوں سے ہی لیا گیا..... اور ہم اس کے جواب میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی
(اعجاز احمدی ص ۳۶، روحانی خزائن ص ۱۴۰)

☆

۴۱۔ ہاں تیرھویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا ایک اجماعی عقیدہ معلوم ہوتا ہے
(ازالہ اوہام ص ۷۷، روحانی خزائن ص ۱۸۹)

☆

۴۲۔ سو لفظ متوفی جن عام معنوں سے تمام قرآن اور حدیثوں میں مستعمل ہے وہ یہی ہے کہ روح کو قبض کرنا اور جسم کو معطل چھوڑ دینا..... غرض برخلاف اس متبادر اور مسلسل معنوں کے جو قرآن شریف سے توفی کے لفظ کی نسبت اول سے آخر تک سمجھے جاتے ہیں

تیری امت نے اس طوفان کو برپا کیا ہے
(آئینہ کمالات اسلام ص ۲۵۴/۲۶۸)

☆

سو اب اٹھو اور مباہلہ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ تم سن چکے ہو کہ میرا دعویٰ دو باتوں پر مبنی تھا۔ اوّل نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ پر، دوسرے الہامات الٰہیہ پر
(انجام آتھم ص ۶۵)

☆

طنزیہ انداز میں مرزا لکھتا ہے... کیا ان احادیث پر اجماع ثابت ہو سکتا ہے کہ مسیح آکر جنگلوں میں خنزیروں کا شکار کھیلتا پھرے گا
(ازالہ اوہام ص ۱۷۸، ۳۲۶)
یعنی نزول مسیح پر اجماع ثابت نہیں ہے۔

☆

مندرجہ ذیل عبارات میں مرزا نے خود توفی کا معنی قبض روح کے علاوہ کر کے الحاد کا ارتکاب کیا ہے۔
انی متوفیک ورافعک الی الخ (ترجمہ) میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا
(براہین احمدیہ ص ۵۲۰، روحانی خزائن

ایک نئے معنیٰ اپنی طرف سے گھڑنا یہی تو الحاد اور تحریف ہے

(ازالہ اوہام ص ۳۴۷، روحانی خزائن ص ۵۰۱)

☆

۴۳۔ اور اللہ کی قسم میں بہت مدت سے جانتا تھا کہ میں مسیح ابن مریم بنایا گیا ہوں اور میں اس کی جگہ اترنے والا ہوں.... لیکن میں نے اس کے اظہار میں دس برس توقف کیا

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۵۱)

☆

۴۴۔ پڑھنے والوں کو چاہئیے کہ ہمارے بعض سخت الفاظ کا مصداق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ سمجھ لیں بلکہ وہ کلمات اس یسوع کی نسبت لکھے گئے ہیں جسکا قرآن و حدیث میں نام و نشان نہیں (مجموعہ اشتہارات ص ۲۹۶/ج ۲)

☆

۴۵۔ ایسا ہی وہ شخص بھی اس سے کچھ کم بدذات نہیں جو مقدس اور راست بازوں پر بے ثبوت تہمت لگاتا ہے..... ہم سوچتے ہیں کہ

ص ۶۳۰)

پھر بعد اس کے الہام یہ ہے یا عیسیٰ انی متوفیک وارفعک الی... اے عیسیٰ میں تجھے کامل اجر بخشوں گا یا وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا

(براہین احمدیہ ص ۶۶۵)

یا عیسیٰ انی متوفیک....اور الہام کے معنی یہ ہیں کہ میں تجھے ایسی ذلیل اور لعنتی موتوں سے بچاؤں گا

(سراج منیر ص ۲۳)

☆

پھر میں قریباً بارہ برس تک جو زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شدومد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا۔ جب بارہ برس گزر گئے تب وہ وقت آگیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے۔ تب تواتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔

(اعجاز احمدی ص ۷، روحانی خزائن ص ۱۳)

☆

آٹھویں خصوصیت یہ ہے کہ یسوع مسیح کے وقت میں جس کو اہل اسلام عیسیٰ کہتے ہیں. ایک ستارہ نکلا تھا

(تذکرہ الشہادتین ص ۲۹، و مثلہ چشمہ مسیحی ص ۲۶، روحانی خزائن ص ۳۵۶)

☆

یورپ کے لوگوں کو [illegible] شراب [illegible]
[illegible]
[illegible]

کیوں خدا تعالی کے مقدس پیارے بندوں پر ایسے حرامزادے جو سفلہ طبع دشمن ہیں جھوٹے الزام لگاتے ہیں
(آریہ دھرم ص ۶۳، مثلہ پیغام صلح ص۲۱، ۲۲، ومثلہ ضمیمہ چشمہ معرفت ص۱۸)

☆

۴۶۔ گو خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے لیکن تاہم میں مسیح ابن مریم کی بہت عزت کرتا ہوں..... اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا
(کشتی نوح ص۱۷، ۱۸)

☆

۴۷۔ آیت فلما توفیتنی... سے پہلے یہ آیت ہے... واذ قال اللہ یعیسیٰ أنت قلت للناس الخ... اور ظاہر ہے کہ قال کا صیغہ ماضی کا ہے اور اس کے اوّل اذ موجود ہے جو خاص واسطے ماضی کے آتا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ قصہ وقت نزول آیت زمانہ ماضی کا ایک قصہ تھا نہ زمانہ استقبال کا
(ازالہ اوہام ص ۶۰۲؛ روحانی خزائن ص۴۲۵)

نوٹ:۔ مذکورہ حوالہ سے معلوم ہوا کہ مرزا کے نزدیک واذ قال اللہ یعیسیٰ الایۃ زمانہ ماضی سے تعلق رکھتی ہے اور قال ماضی کا معنیٰ دیتا ہے نہ کہ مستقبل کا۔

سے یا پرانی عادت کی وجہ سے
(کشتی نوح ص ۷۱ حاشیہ)

☆

اور جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزارہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام بھی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تو پھر حضرت عیسیٰ کی اس پیدائش سے کوئی بزرگی ان کی ثابت نہیں ہوتی بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قویٰ سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے
(چشمہ مسیحی ص ۱۷، روحانی خزائن ص۳۵۶)

☆

جس شخص نے کافیہ یا ہدایۃ النحو بھی پڑھی ہو گی وہ خوب جانتا ہے کہ ماضی، مضارع کے معنوں میں بھی آجاتی ہے بلکہ ایسے مقامات میں جبکہ آنے والا واقعہ متکلم کی نگاہ میں یقینی الوقوع ہو، مضارع کو ماضی کے صیغہ پر لاتے ہیں تاکہ اس امر کا یقینی الوقوع ہونا ظاہر ہو اور قرآن شریف میں اس کی بہت نظیریں ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے۔
ونفخ فی الصور فاذاھم من الاجداث الی ربھم ینسلون... اور جیسا کہ فرماتا ہے... واذ قال اللہ یا عیسیٰ ابن مریم أنت قلت للناس اتخذونی وامی الٰھین من دون اللہ قال اللہ ھذا یوم ینفع الصادقین صدقھم۔

۴۸- انا فرقتہ من الیہود اعنی الصدوقین کا نوا کافرین بوجود القیمتہ فاخبرھم اللہ علی لسان بعض انبیائہ ان ابناً من قومھم یولد من غیر ابو وھذا یکون ایتہ لھم علی وجود القیمتہ فالی ھذا اشار فی آیتہ وانہ لعلم للساعہ وکذالک فی ایہ ولنجعلہ ایہ للناس ای للصدوقین (حمامۃ البشریٰ ص۹۰، روحانی خزائن ص۳۱۶)

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ وانہ لعلم للساعتہ آیت میں ساعت سے مراد قیامت ہے اور انہ کی ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹتی ہے آیت کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ قیامت کی علامت ہیں یعنی قیامت کے نزدیک آسمان سے دنیا میں ان کا نزول ہوگا فافہم وتدبر۔

☆

۴۹- مسیح کا چال چلن آپ کے نزدیک کیا تھا؟ ایک کھاؤ پیو، شرابی، نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار، متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا

(نور القرآن ص۱۲/ج۲، روحانی خزائن ص۳۸۷)

☆

۵۰- پھر تعجب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

(ضمیمہ براہین احمدیہ جلد نمبر۵ ص۶، روحانی خزائن ص۱۵۹)

یہاں مرزا نے لکھ دیا کہ ماضی مستقبل کے معنوں میں آتی رہتی ہے جیسے واذ قال اللہ الایہ میں قال ماضی کا صیغہ ہے لیکن مضارع کے معنوں میں ہے۔

☆

پھر کہتے ہیں کہ عیسیٰ کی نسبت ہے انہ لعلم للساعتہ جن لوگوں کی یہ قرآن دانی ہے ان سے ڈرنا چاہیئے کہ نیم ملا خطرہ ایمان۔

اے بھلے مانسو کیا آنحضرت ﷺ للساعتہ نہیں؟ جو فرماتے ہیں کہ بعثت انا والساعتہ علم اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے اقتربت الساعتہ وانشق القمر۔ یہ کیسی بدبودار نادانی ہے جو اس جگہ لفظ ساعتہ سے قیامت سمجھتے ہیں۔ اب مجھ سے سمجھو کہ ساعتہ سے مراد اس جگہ وہ عذاب ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد طیطوس رومی کے ہاتھ سے یہودیوں پر نازل ہوا تھا۔

(اعجاز احمدی ص۲۱، روحانی خزائن ص۱۲۹)

عبارت محتاج بیان نہیں۔ مرزا صاحب اپنے اقرار کا انکار کررہے ہیں۔

☆

انہوں نے اپنی نسبت کوئی ایسا دعویٰ نہیں کیا جس سے وہ خدائی کے مدعی ثابت ہوں۔

(لیکچر سیالکوٹ ص۴۳، روحانی خزائن ص۲۳۶)

☆

اگرچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اکثر سنت لفظ اپنے

نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا انجیر کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اس پر بددعا کی اور دوسروں کو بددعا کرنا سکھایا اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو مگر خود اس قدر بدزبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولد الحرام تک کہہ دیا اور ہر ایک وعظ میں یہودی علماء کو سخت سخت گالیاں دیں
(چشمہ مسیحی ص ۱۱، روحانی خزائن ص ۳۴۶)

☆

۵۱۔ یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے۔
(ست بچن ص ۱۷۲، روحانی خزائن ص ۲۹۶)
یعنی نقل کفر کفر نباشد مرزا کے بقول حضرت عیسیٰ علیہ السلام بدکرداری کی وجہ سے اپنے آپ کو نیک نہ کہہ سکے۔

مخاطبین کے حق میں استعمال کئے ہیں جیسا کہ سور، کتے، بے ایمان، بدکار وغیرہ وغیرہ لیکن ہم نہیں کہہ سکتے کہ نعوذ باللہ آپ اخلاق فاضلہ سے بے بہرہ تھے۔ کیونکہ وہ تو خود اخلاق سکھلاتے اور نرمی کی تاکید کرتے ہیں بلکہ یہ لفظ جو اکثر آپ کے منہ پر جاری رہتے تھے یہ غصہ کے جوش اور مجنونانہ طیش سے نہیں نکلتے تھے بلکہ نہایت آرام اور ٹھنڈے دل سے اپنے محل پر یہ الفاظ چسپاں کئے جاتے تھے
(ضرورت الامام ص ۷، روحانی خزائن ص ۴۷۷)

☆

اور جن کو عیسائیوں نے خدا بنا رکھا ہے کسی نے اس کو کہا اے نیک استاد۔ تو اس نے جواب دیا کہ تو مجھے نیک کیوں کہتا ہے۔ نیک کوئی نہیں مگر خدا۔ یہی تمام اولیاء کا شعار رہا ہے سب نے استغفار کو اپنا شعار قرار دیا ہے۔ بجز شیطان کے
(ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۰۷ ج ۵، روحانی خزائن ص ۲۷۱)

تبصرہ: یہاں لکھ دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تواضع کی وجہ سے اپنے آپ کو نیک نہ کہتے تھے۔

☆

واقعہ کربلا اور اس کا پسِ منظر (مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی)

ایک نئے مطالعے کی روشنی میں

تحقیق کی دنیا میں علماء اور دانشوروں سے داد و تحسین وصول کرنے والی
نہایت متوازن اور مسلکِ حق کی ترجمان کتاب

قیمت 150روپے

بخاری اکیڈمی مہربان کالونی ملتان۔